احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

اتوار
24 ستمبر 1995ء

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد 45-80 نمبر 213 | اتوار-27 ربیع الثانی-1416ھ' 24 تبوک 1374ھش' 24-ستمبر 1995ء

بیعت گناہ کے زہر کے لئے تریاق ہے

ہر ایک گناہ خواہ وہ زبان کا ہو یا آنکھ یا کان کا۔ غرض ہر اعضاء کے جدا جدا گناہ ہیں۔ ان سے بچتے رہو کیونکہ گناہ ایک زہر ہے جو انسان کو ہلاک کر دیتی ہے۔ گناہ کی زہر وقتاً فوقتاً جمع ہوتی رہتی ہے اور آخر اس تعداد اور حد تک پہنچ جاتی ہے جہاں انسان ہلاک ہو جاتا ہے۔ پس بیعت کا پہلا فائدہ تو یہ ہے کہ یہ گناہ کے زہر کے لئے تریاق ہے۔ اس کے اثر سے محفوظ رکھتی ہے اور گناہوں پر ایک خط تنسیخ پھیر دیتی ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

دعا کو مضبوطی سے پکڑ لو۔ میں یقین رکھتا ہوں اور اپنے تجربہ سے کہتا ہوں کہ پھر اللہ تعالیٰ ساری مشکلات کو آسان کر دے گا۔ لیکن مشکل یہ ہے کہ لوگ دعا کی حقیقت سے ناواقف ہیں اور وہ نہیں سمجھتے کہ دعا کیا چیز ہے۔ دعا یہی نہیں ہے کہ چند لفظ منہ سے بڑ بڑا لیے۔ یہ تو کچھ بھی نہیں۔ دعا اور دعوت کے معنی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو اپنی مدد کے لئے پکارنا۔ اور اس کا کمال اور مؤثر ہونا اس وقت ہوتا ہے جب انسان کمال درد دل اور قلق اور سوز کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرے اور اس کو پکارے ایسا کہ اس کی روح پانی کی طرح گداز ہو کر آستانہ الوہیت کی طرف بہہ نکلے یا جس طرح پر کوئی مصیبت میں مبتلا ہوتا ہے اور وہ دوسرے لوگوں کو اپنی مدد کے لئے پکارتا ہے تو دیکھتے ہو کہ اس کی پکار میں کیسا انقلاب اور تغیّر ہوتا ہے۔ اس کی آواز ہی میں وہ درد بھرا ہوا ہوتا ہے جو دوسروں کے رحم کو جذب کرتا ہے۔ اسی طرح وہ دعا جو اللہ تعالیٰ سے کی جاوے۔ اس کی آواز' اس کا لب و لہجہ بھی اَور ہی ہوتا ہے۔ اس میں وہ رقّت اور درد ہوتا ہے جو الوہیت کے چشمۂ رحم کو جوش میں لاتا ہے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 149)

وقف کی روح کے ساتھ بنی نوع انسان کی خدمت کی جائے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

جس آدمی نے توکل کرنا ہو خواہ وہ ایک فرد ہو یا قوم' جس کو بھی یہ احساس ہو کہ میں اپنے پاؤں پر کھڑا نہیں ہو سکتا۔ مجھے کسی سہارے کی ضرورت ہے۔ تو اس کی عقل بھی اسے یہی مشورہ دے گی' اس کی فطرت کا بھی یہی تقاضا ہو گا اور بنی نوع انسان کی تاریخ کا بھی یہی نتیجہ نکلے گا ایک ہی ہستی ہے جس پر توکل کیا جا سکتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ ہے۔(۰)

انسانی فطرت کے نئے تقاضے ہوتے ہیں۔ البتہ فطرت کے نئے تقاضے کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ انسانی فطرت ہی بدل گئی بلکہ مطلب یہ ہے کہ انسان کی فطرت میں جو کچھ رکھا گیا تھا' اس کا استعمال بدل گیا۔ کیونکہ انسان کی فطرت میں تھا دوسرے آدمی سے ہمدردی کرنا اور اس کے دکھوں کا مداوا کرنا۔ اگر دنیا کے دکھ بدل جائیں تو گویا فطرت کے تقاضے بھی بدل گئے۔ پھر ایک نئے طریقے پر نئے دکھوں کا نیا علاج سوچنا پڑے گا۔

پھر وقت کا تقاضا ہے۔ بدلے ہوئے حالات میں ہماری قربانیاں اور ہمارے خدمت کے طریق بدل جاتے ہیں۔ تو خدا تعالیٰ اپنے بندوں کو اور اپنی محبوب جماعتوں کو نئی راہیں بتاتا ہے او. انہیں نئے طریقے سکھاتا ہے۔ نئے نئے طریقوں سے انہیں ترقی دیتا چلا جاتا ہے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ایسا ہی ایک طریقہ یا ایک سبیل یا ایک راہ یا ایک صراط مستقیم "وقف جدید" کی شکل میں ہمارے سامنے رکھی ہے اور

باقی صفحہ 7 پر

نکاح

○ محترم چوہدری ظہور احمد باجوہ صاحب ایڈیشنل ناظر اعلیٰ تحریر فرماتے ہیں۔

میری بھتیجی عزیزہ حدیقہ مسعود بنت عزیزم چوہدری مسعود احمد صاحب باجوہ حال آسٹریلیا کا نکاح محترم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح و ارشاد نے مورخہ 95-8-29 بیت المبارک ربوہ میں ہمراہ عزیزم حسنات احمد ولد مکرم برادرم چوہدری بشارت احمد صاحب سابق ڈپٹی ڈائریکٹر زراعت حال ربوہ تین ہزار آسٹریلین ڈالر زحق مہر پڑھا۔

عزیزم حسنات احمد مکرم و محترم چوہدری حسین بخش صاحب چک نمبر 48 جنوبی سرگودھا کا پوتا ہے جبکہ عزیزہ حدیقہ مسعود محترم و مکرم چوہدری شیر محمد صاحب باجوہ چک نمبر 33 جنوبی سرگودھا کی پوتی ہے۔ دونوں عزیزان مکرم و محترم چوہدری احمد خان صاحب بھٹی چک نمبر 37 جنوبی کے نواسہ اور نواسی ہیں۔ دونوں خالہ زاد بھی ہیں۔

احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہر لحاظ سے کامیاب اور بابرکت فرمائے آمین۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم میاں سلطان بخش صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ کلر کہار ضلع چکوال (جو مکرم ملک منور احمد عارف صاحب جہلمی سابق کارکن نظارت مال کے والد محترم تھے)۔ مورخہ 95-9-17ء کو اپنے مولا کے حضور حاضر ہو گئے۔ ان کی عمر 90 سال تھی۔ اگلے روز مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب نے بعد مغرب بیت مبارک میں جنازہ پڑھایا۔ اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے دعا کروائی۔ موصوف امامت کے شیدائی' سلسلہ احمدیہ کے فدائی اور درویش صفت بزرگ تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔

درخواست دعا

○ مکرم مولوی محمد جمیل صاحب سابق کارکن دفتر آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ ربوہ پتے کے اپریشن کے بعد علیل ہیں۔ ابھی تک طبیعت بہتر نہیں ہوئی۔ احباب کرام سے خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے۔

انسان جب گناہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ سے دور ہو جاتا ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

24- تبوک 1374 ھش	24 - ستمبر 1995ء

جماعت کا تسلسل

جماعت کے تسلسل کا یہ مطلب ہے کہ جو کچھ ہمارے بڑے اور بزرگ کرتے رہے ہیں وہ ہم کریں۔ اور جو ہم کر رہے ہیں اسے ہماری آئندہ نسلیں جاری رکھیں۔ کسی مقام پر بھی یہ بات منقطع ہو جائے تو جماعت کے تسلسل کا کوئی مطلب نہیں رہتا۔ بلکہ کہا جا سکتا ہے کہ جماعت کو جماعت ہی نہیں کہا جا سکتا' لوگوں کا ہجوم تو ہو سکتا ہے لیکن اسے جماعت کہنا غلط ہو گا۔ اسی لئے اس بات کی ضرورت ہے کہ ہمیں اپنے بڑوں اور بزرگوں کی تاریخ کا علم ہونا چاہئے' ان کے جذبات سے بھی ہمیں واقف ہونا چاہئے۔ اور ان کے اخلاص کے معیار کو بھی ہمیں مد نظر رکھنا چاہئے۔ جب تک یہ باتیں سامنے نہ ہوں ہم کس طرح کہہ سکتے ہیں کہ ہم وہی کچھ اور اسی طرح کر رہے ہیں جس طرح ہمارے بڑے اور ہمارے بزرگ کرتے تھے۔ اور اگر ہم اس کی تلقین اپنی آئندہ نسلوں کو نہ کریں تو اس بات کا امکان ہے کہ اس میں کمزوری آ جائے اور کسی وقت یہ تسلسل ٹوٹ جائے۔ پس ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنی تاریخ کو بار بار پڑھیں اور اس سے سبق حاصل کریں۔ تاریخ کا مطلب صرف واقعات نہیں۔ واقعات کا جو پس منظر ہوتا ہے اور پھر جو اسے پیش منظر ملتا ہے اور جن خیالات اور حالات اور جذبات کے مطابق کوئی کام کیا جاتا ہے وہ ساری باتیں سامنے آنی چاہئیں۔ جس طرح ہمارے بزرگوں نے دعوت الی اللہ کا کام کیا۔ جس طرح ہمارے بزرگوں نے آئمہ جماعت سے اخلاص کا اظہار کیا۔ جس طرح ہمارے بزرگوں نے چندوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ یہ ساری باتیں ایسی ہیں۔ کہ ہمارے ذریعے ان کا تسلسل جاری رہنا چاہئے۔ اور ہماری آئندہ نسلوں کو بھی ان باتوں سے آگاہ ہوتے ہوئے اپنی زندگی کو اسی رنگ ڈھنگ میں بسر کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ بات تو ساری دنیا کے لئے ایک جیسی ہے۔ لیکن ایک وقت میں حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (ہماری دلی دعائیں آپ کیلئے) نے اس سلسلے میں یورپ کو خاص طور پر متوجہ کرنے کے لئے فرمایا:-

"میں یورپ کی جماعتوں اور مغرب کی جماعتوں سے خصوصاً یہ درخواست کرتا ہوں کہ ہر ماں باپ اپنی اولاد پر نظر رکھیں۔ اور جہاں وہ کمانے والے بنیں ان کو یہ تحریکات کریں کہ پہلے ہفتے کی آمد وہ "بیوت الذکر" میں دیں۔ اور یہ نیک روایت حضرت (امام جماعت احمدیہ الثانی) کے زمانے سے قائم ہے۔ اور جہاں تک میرے سے مشوروں کا تعلق ہے مجھ سے کر لیں۔ میں ہر ایک کو یہی بتاتا ہوں۔ وہ کہتے ہیں خدا نے ہمیں برکت دی ہے۔ کیا کریں۔ میں کہتا ہوں پہلے تو پہلے ہفتے کی آمد بیت الذکر کے لئے دے دو۔ دوسرے فوری طور پر چندہ باقاعدہ دینا شروع کر دو۔ سولہویں حصہ کا حساب کر کے اگر زیادہ کی توفیق نہیں تو یہ ضرور دو۔ تو اللہ تعالیٰ جو فرماتا ہے۔ تمہاری اولاد بھی فتنہ ہے تو یہ بھی ایک فتنہ کا موقعہ ہوتا ہے اولاد خوش حال ہو گئی ہے ماں باپ سمجھتے ہیں ان کو کیوں چندہ میں ڈالیں۔ خوامخواہ ہم دیتے رہیں۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ آپ بھی ہار گئے۔ آپ کا دیا ہوا بھی گیا۔ اگر چندے کا شوق ہی نہیں اور سمجھتے ہی نہیں کہ باعث سعادت ہے تو اولاد کو بھی آپ تلقین نہیں کریں گے۔ اور آپ کے چندے کے اوپر بھی ایک اور روشنی پڑ جائے گی۔ اور جو ایک غلط روشنی ہو گی۔ یعنی آپ پہلے دیتے تھے مصیبت سمجھ کر دیتے تھے۔ چٹی سمجھ کر دیتے تھے۔ جو اولاد کو چٹی سے بچا رہے ہیں۔ پس فتنوں کا مقابلہ کرنا ہے۔ ہر فتنہ کا موقعہ ایسا ہمارے سامنے آنا چاہئے کہ ہم اس کو شکست دے کر خدا کی رضا کم کرنے کی بجائے اس کو بڑھاتے ہوئے آگے بڑھیں"

علم کے کوچہ و بازار میں "ہوکے" دینا
یہ بھی الفضل کی خدمت ہے' کئے جاتا ہوں
منتظر رہتا ہوں میں آپ کی تحریروں کا
اور جو کچھ ہے مرے پاس' دئے جاتا ہوں

ابوالاقبال

احسان کا بدلہ فقط احسان ہے اے دوست
سچ پوچھو تو ایمان کی یہ جان ہے اے دوست
یہ نقش ہے ایسا کہ مٹائے نہیں مٹتا
اور حُسنِ عمل ایسا کہ آسان ہے اے دوست

دشمن کی دشمنی کے ازالے کی بات ہے
لازم ہے تم سلام و دعا کو رواج دو
ہے دوستوں کی دوست نوازی کا ایک رنگ
تم دوستوں کو حُسنِ عمل کا خراج دو

دل کی گہرائی میں پلتا ہے وفا کا ذوق و شوق
اور ہو جاتی ہے بن پوچھے محبت آشکار
نفرتوں کے واسطے درکار ہے سعیٔ عمل
اور چاروں سمت از خود پھیلنے لگتا ہے پیار

جنکو ہے شوق علم کے دریا سے سیر ہوں
وہ تشنہ لب بڑھاتے رہیں اپنی تشنگی
علم و ہنر کا ذوقِ طلب ہے وسیع تر
اس طرح ہم جئیں تو یہ جینا ہے زندگی

ہاتھ میں لے کر ہاتھ چلو اور آگے بڑھتے جاؤ
ہر مشکل پر قابو پاؤ بُزدِل مت کہلاؤ
دیتا ہے توَفیق خُدا اور ہم کرتے ہیں کام
ان کاموں کی خاطر اُس کی چُٹکی میں آجاؤ

ابوالاقبال

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ
قیمت 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

لجنہ کالم

14- اکتوبر 1949ء کو حضرت امام جماعت الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے فرمایا:-

ویسے تو دین حق نے بھی عورتوں کو آزادی دی ہے- لیکن ان کی مغربی رنگ کی آزادی- ان کے احمدیت قبول کرنے میں مانع ہے- اور جب یہ آزادی عورت کے احمدیت قبول کرنے میں مانع ہوتی ہے تو ماں کے جو اولاد پیدا ہوتی ہے اسے بھی وہ احمدیت کے قبول کرنے سے روکتی ہے- اسی طرح وہ اپنے خاوند کو بھی احمدیت کے قبول کرنے سے روکے گی کیونکہ اگر وہ احمدیت قبول کرے تو اس کی آزادی میں فرق آجائے گا- غرض عورتیں ہماری (دعوت الی اللہ) میں روک بن رہی ہیں- اور یہ حلقہ آہستہ آہستہ وسیع ہوتا جائے گا- کیونکہ یہ تعلیم جب بڑے بڑے شہروں میں پھیل جائے گی تو بڑے شہروں سے قصبات میں آجائے گی اور بڑے گاؤں سے چھوٹے گاؤں میں پھیل جائے گی- مردوں کی نسبت عورتیں احمدیت کی دعوت الی اللہ میں زیادہ روک بن رہی ہیں- کوئٹہ میں ملٹری آفیسرز میں میں نے ایک لیکچر دیا- جب وہ آفیسرز اپنے گھروں میں واپس گئے- تو عورتوں نے بہت لے دے کی- انہوں نے اپنے خاوندوں سے کہا تم احمدیوں کے جلسے میں کیوں گئے تھے- بعض لوگ احمدیت کے بالکل قریب تھے لیکن محض عورتوں کی مخالفت کی وجہ سے وہ پیچھے ہٹ گئے- ایک عورت نے اپنے خاوند کو جو ایک فوجی افسر تھے- کہا کہ احمدی تو پردہ کی تعلیم دیتے ہیں- ایک سے زیادہ بیویوں سے شادی کرنے کی تعلیم دیتے ہیں- اگر تم ان کی مجالس میں گئے تو میرا اور تمہارا گزارا مشکل ہو جائے گا- تعدد ازدواج' پردہ' اور دوسری مختلف باتیں جو عورتوں کے ساتھ مخصوص ہیں- اور جن کو آج کل کی عورتیں پارہ پارہ کرنا چاہتی ہیں- وہ احمدیت میں پائی جاتی ہیں- اس لئے وہ احمدیت کی دعوت الی اللہ میں روک بن رہی ہیں- اور روک بنتی چلی جاتی ہیں- اور یہ روک دن بدن بڑھتی چلی جا رہی ہے- عورتیں سمجھتی ہیں کہ پردہ کی وجہ سے بلاوجہ گھروں میں بند رکھا جاتا ہے- غیر مردوں سے ملنے سے روکا جاتا ہے- کثرت ازدواج کی وجہ سے ان کی ہتک کی جاتی ہے- وہ سمجھتی ہیں کہ مشرقی پنجاب میں جو عظیم الشان تباہی عورتوں پر آئی ہے وہ محض پردہ کی وجہ سے ہے- مغربی لوگوں کو بھی مسلمانوں سے نفرت ہے- کیونکہ مسلمان عورتیں پردہ کرتی ہیں- لیکن جب وہ ہندوؤں کے پاس جاتے ہیں ان کی بیویاں انہیں آزادی سے ملتی ہیں- وہ ان سے باتیں کرتی ہیں- اس لئے وہ ہندوؤں کا اچھا اثر لے کر واپس جاتے ہیں کیونکہ انہیں عورتوں سے بات چیت کرنا زیادہ مرغوب ہوتا ہے- کہیں مغربیت کے دلدادہ لوگ محض اپنی نفسانی خواہشات کو پورا کرنے کا آلہ کار بنانے کے لئے انہیں علمی اور سیاسی میدان میں لانے کا بہانہ بنا کر پردہ کے خلاف بھڑکاتے ہیں- کہیں وہ اپنے آپ کو علماء میں سے گردانے جانے کا ارادہ اور سعی لے کر عورتوں کے مطالبات کو پورا کرنے کا سوال لوگوں کے سامنے پیش کرتے ہیں- یہ چیزیں جہاں عورت کو احمدیت کے قبول کرنے سے روک رہی ہیں وہاں مردوں میں بھی دعوت الی اللہ کے رستے میں روک بن رہی ہیں- مرد بھی عورت کا نام لے کر احمدیت سے لڑ رہے ہیں- کچھ تو اس لئے کہ وہ عورتوں کی مجلس سے زیادہ فائدہ حاصل کرنا چاہتے ہیں اور کچھ اس لئے کہ اگرچہ ان میں عورتوں کی مجلس سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی خواہش نہیں بلکہ ان کی عورتیں' بہنیں اور بیٹیاں کالجوں میں جاتی ہیں وہ مغربیت کی دلدادہ ہوتی ہیں اس لئے وہ مردوں کو بھی احمدیت سے پیچھے ہٹنے پر مجبور کرتی ہیں- غرض مرد کبھی ذاتی طور پر اور کبھی بیوی بچوں کی خواہشات کا خیال کر کے مغربیت کی طرف مائل ہو جاتا ہے- اور جو اس کی مخالفت کرتا ہے وہ اسے برا سمجھتا ہے- اب اگر عورتوں کے مسائل پر روشنی ڈالی جائے- تو یہ چیزیں عورتوں کے حق کی طرف مائل ہونے میں روک بن جاتی ہیں- وہ سارے دلائل سن کر یہ کہہ دیتی ہیں ہاں جی تم مرد جو ہوئے- آپ کی تو غرض ہی یہ ہے کہ ہم تہذیب سے بے بہرہ رہیں پردہ ہمارے منہ پر ہوتا ہے- نقاب سے ہمیں تکلیف ہوتی ہے- دوسری شادی سے ہمیں تکلیف ہوتی ہے- تمہارے تو مزے ہی مزے ہیں- آپ ایسا نہ کریں تو پھر مزے کیسے اٹھائیں- پھر بعض عورتیں یہ کہہ دیتی ہیں کہ مرد کے ہاتھ میں قلم جو ہوا- اس لئے جو چاہے وہ لکھ دے- وہ یہ کہنے سے ڈرتی ہیں کہ مذہب ایسا کہتا ہے- وہ کہتی ہیں مرد جو چاہتا ہے مذہب کے نام پر کہہ دیتا ہے- گویا یہ باتیں مذہب سے تعلق نہیں رکھتیں- مردوں نے محض اپنی خواہشات کو پورا کرنے کے لئے مذہب کے نام پر لکھ دی ہیں- اس کا ایک ہی علاج ہے وہ یہ کہ عورتیں دعوت الی اللہ کریں اگر وہ عورتوں میں دعوت الی اللہ کریں گی- تو ہمارے رستے سے یہ روک ہٹ جائے گی- مرد عورتوں میں دعوت الی اللہ کرے گا تو انہیں یہ کہنے کا موقعہ مل جائے گا کہ مرد کے ہاتھ میں قلم جو ہوئی- جو چاہا لکھ دیا- لیکن اگر عورت دعوت الی اللہ کرے گی تو دلائل پر بات آجائے گی- اور ہمیں یقین ہے کہ (دین حق) دلائل میں ہمیشہ غالب رہتا ہے- مرد دعوت الی اللہ کرے گا تو جذباتی باتیں دعوت الی اللہ میں روک بن جائیں گی دلائل پر بات نہیں آئے گی- عورت سمجھے گی کہ بوجہ مرد ہونے کے اس بات پر زور دیتے ہیں- عورت مرد کے مقابلے میں دلیل کو سوچتی نہیں اس لئے ہماری ہر دلیل بے کار جائے گی- جب یہی باتیں ایک عورت کے منہ سے نکلیں گی تو بات جذباتی رنگ میں ہی نہیں رہے گی- بلکہ خالص عقلی رنگ اختیار کر جائے گی- اور خالص عقلی رنگ میں یقیناً ہمارا پہلو غالب رہے گا- دوسرے عورتیں عورتوں میں دعوت الی اللہ کر کے انہیں (دین حق) کی طرف لے آئیں گی- تو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ مرد گھروں میں بجائے مخالفت کے احمدیت کی تعریف سنیں گے- اور اس طرح وہ احمدیت کے زیادہ قریب آجائیں گے-

---

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

کشمیر کاز

مسلمانان کشمیر کی قربانیاں اور مسلمانان ہند کی ہمدردی مسلمانان کشمیر کی بے نظیر قربانیاں- اور اس کے ساتھ مسلمانان پنجاب و دیگر صوبجات ہند کی ویسی ہی بے نظیر ہمدردی ایک ایسا دل خوشکن نظارہ ہے- کہ ہر مسلمان کے دل کو خوشی کے جذبات سے لبریز کر رہا ہے- اور وہ لوگ جو صورت حالات سے آگاہ اور واقف ہیں- جانتے ہیں- کہ قربانی کے ان شاندار مظاہروں کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے مسلمان کشمیر کی غلامی کی زنجیریں کٹنے والی ہیں- اور مسلمانان ہند کی عظمت ان کے مخالفین کے دلوں میں قائم ہو رہی ہے- لیکن اس خوشی کے وقت میں ہمیں ایک بات کو نظر انداز نہیں کرنا چاہئے- جو یہ ہے- کہ جنگ ابھی جاری ہے- اور ایک تھوڑی سی غفلت اور سستی فتح کو شکست میں بدل سکتی ہے-

مسئلہ کشمیر کی موجودہ حالت اور اس کا اقتضاء آل انڈیا کشمیر کمیٹی کا صدر ہونے کے لحاظ سے میں اپنا فرض سمجھتا ہوں- کہ تمام مسلمانوں کو کھول کر اس وقت کی حالت بتا دوں اس وقت ریاست کی طرف سے دو کمیشن مقرر ہیں- ایک مڈلٹن کمیشن فسادات کی وجہ اور ذمہ داری دریافت کرنے کے لئے اور ایک گلینسی کمیشن مسلمانوں کی تمام شکایات اور حق تلفیوں کی تحقیقات کے لئے- ان دو کمیشنوں کے علاوہ ایک کثیر تعداد مقدمات کی جموں' کشمیر اور میرپور میں مسلمانوں کے خلاف دائر ہے- ان تینوں کاموں کے لئے اور مسلمان مظلومین کی امداد کے لئے جن میں مقتولین کی بیوائیں- اور یتامیٰ اور ماخوذین کے غریب رشتہ دار شامل ہیں- اور ہندوستان اور انگلستان میں پراپیگنڈا کے لئے ایک کثیر رقم کی ضرورت ہے-

آل انڈیا کشمیر کمیٹی کا شاندار اور وسیع کام اس وقت ہندوستان کے ایک مشہور عالم اہالیان کشمیر کی امداد کے لئے سری نگر میں کشمیر کمیٹی کی طرف سے تشریف رکھتے ہیں- دو وکیل اور ایک گریجوایٹ دفتری کام کے لئے اور ایک کلرک سری نگر میں اور ایک وکیل جموں میں کام کر رہے ہیں- ایک اور وکیل دو تین دن تک جموں پہنچ جائیں گے- اور ایک وکیل کا میرپور کے لئے انتظام ہو رہا ہے- اور ایک یا دو وکیل زائد گلینسی کمیشن کے کاموں کی نگرانی کے لئے جلد بھیجنے اور ضروری ہیں- اس وقت تک جو وکلاء جا رہے ہیں- وہ مفت کام کر رہے ہیں- لیکن ان کے خورونوش مکان اور کرایوں کا انتظام گواہیاں جمع کرنے اور ہر قسم کی معلومات کمیشن کے لئے مہیا کرنے کا خرچ نہایت کثرت سے اس وقت پڑ رہا ہے- اور کچھ ماہ تک یہ خرچ بجائے کم ہونے کے بڑھتا جائے گا- جموں میں سینکڑوں مسلمان گھر فاقے کر رہے ہیں- ان کے لئے ریلیف کی الگ ضرورت ہے اور پروپیگنڈا مزید برآں ہے- ان دنوں میں گورنمنٹ اور پریس کی تاروں کا خرچ ہی تین چار سو روپیہ ماہوار تک پہنچ جاتا ہے- انگلستان کی تاریں جو وہاں کے نمائندوں کو صورت حالات سے آگاہ کرنے کے لئے دی جاتی ہیں- بہت سا خرچ چاہتی ہیں-

آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی آمد اور اخراجات یہ کل اخراجات تین چار ہزار روپیہ ماہوار تک پہنچ جاتے ہیں- اور ان سب اخراجات کی ادائیگی آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے ذمہ ہے- جو اس وقت تک سب اخراجات ادا کرتی رہی ہے- اس وقت تک مسلم بینک آف انڈیا کے ذریعہ سے کل آمد اس کمیٹی کی 4600 کے قریب ہے- اور براہ راست آمد ایک ہزار کے قریب ہے- اس میں بھی ایک ہزار کے قریب رقم میری طرف سے اور انجمن احمدیہ کی طرف سے ہے- میں ان سفروں پر جو اس کام پر مجھے کرنے پڑے ہیں ذاتی طور پر اور اپنی جماعت کے دفتر کی طرف سے چار ہزار سے زائد رقم خرچ کر چکا ہوں- جو رقم نقدی کی صورت میں اس وقت کشمیر اور جموں بھیجی جا چکی ہے- وہ پانچ ہزار سے اوپر ہے- اور جو کرایوں وغیرہ کی صورت میں یا

باقی صفحہ 5 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بشیر احمد صاحب - کینیڈا

میرا خاندان

مکرم بشیر احمد صاحب کینیڈا حال ہالینڈ تحریر فرماتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے۔ الفضل میں "میرا خاندان" کا کالم بڑا بابرکت ہے۔ تاریخی تعلیمی اور تربیتی لحاظ سے یہ کالم عملی استاد کے فرائض سرانجام دے رہا ہے۔

خاکسار نے آپ کی تحریک پر اپنے خاندان کا تعارف پیش کیا ہے امید ہے قبول فرمائیں گے۔

میرے نانا حضرت مولوی فضل دین صاحب اولین رفقاء میں سے تھے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اپنی ایک کتاب کی فہرست میں ان کا نام دوسرے نمبر پر تحریر فرمایا ہے۔ حضرت مولوی برہان الدین صاحب کے قریباً ساتھ ہی بیعت کی تھی۔ کچھ عرصہ مدرسہ احمدیہ قادیان میں پڑھایا اور ساتھ ہی حضرت امام جماعت الثانی کے استاد بھی رہے۔ ان کے ذکر خیر کے ساتھ ہی میرے سارے خاندان کا تعارف ہے۔ ان کے حالات کے بارے میں میرے پاس ایک دستاویز ہے جس سے استفادہ کر کے ایک مضمون بھی لکھنے کا ارادہ ہے۔

بشیر احمد۔ ہالینڈ

میرے نانا حضرت حافظ مولوی فضل دین صاحب کا نام رفقائے خاص میں نمبر2 پر آتا ہے۔ حضرت مولوی برہان الدین صاحب ان کے دوست ہم وطن اور ہم عصر تھے۔ حضرت مولوی برہان الدین صاحب کے جلد ہی بعد حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے دست مبارک پر ہاتھ رکھ سلسلہ میں داخل ہوئے۔ حضرت حافظ صاحب کا اپنا قبیلہ اسیر گجر بھی ان کے ذریعہ احمدیت کے نور سے منور ہوا علاوہ ازیں موضع کھاریاں اور گردونواح میں ان کے علم و تقویٰ کے اثر اور دعوت کے نتیجے میں سینکڑوں خوش قسمت حلقہ بگوش احمدیت ہوئے اور سب سے بڑی خوش قسمتی یہ کہ کم و بیش ایک سو افراد کو بانی سلسلہ کے ساتھی ہونے کا موقع نصیب ہوا ان میں خاصی تعداد ان احباب کی تھی جو حضرت بانی سلسلہ کے سفر جہلم کے دوران داخل سلسلہ ہوئے۔

میری نانی زینب بی بی صاحبہ بھی عالمہ دین اور حافظہ کلام الٰہی تھیں۔ محترمہ نانی صاحبہ حضرت حافظ احمد دین صاحب کی بیٹی تھیں۔ حافظ احمد دین صاحب موضع چک سکندر کے رہنے والے تھے ان کے ذریعے اس گاؤں میں احمدیت کا نفوذ ہوا حافظ احمد دین صاحب خود بڑے عالم دین اور صاحب درس تھے۔ ان کے بیٹے حضرت مولوی عبدالخالق صاحب واقف زندگی کو افریقہ و ایران میں خدمت دین کا موقع نصیب ہوا ایک لمبا عرصہ جامعہ احمدیہ اور کالج میں بھی پروفیسر رہے۔

1۔ حضرت مولوی عبدالرحمان صاحب' یہ سب سے بڑے بیٹے تھے مختلف ہنگامی حالات میں ان کے ذریعہ علاقہ کی جماعتوں کو تقویت ملی۔ خاکسار کے خسر تھے (ان کی بیٹی مبارکہ بیگم صاحبہ خاکسار کی اہلیہ ہیں)

2۔ حضرت مولوی سعد الدین صاحب ایم اے جب یہ چھوٹے تھے تو اپنی والدہ کے ساتھ سردیوں کے موسم میں قادیان گئے۔ حضرت بانی سلسلہ نے جب دیکھا کہ سعد الدین کے سر پر ٹوپی نہیں ہے تو اپنے پیارے بیٹے مبارک احمد صاحب کی ٹوپی انہیں پہنادی۔ اس ٹوپی کی برکت تھی کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں ہر رنگ میں نمایاں کیا۔

مولوی سعد الدین صاحب کی اولاد

2۔الف۔ (بڑے فرزند) ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب واقف زندگی جنہیں ربوہ اور نائیجریا میں بہت شاندار خدمات کا موقع نصیب ہوا۔ ان کی وفات پر حضرت امام جماعت الثالث نے فرمایا کہ ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب نے افریقہ میں تاریخی خدمات سرانجام دی ہیں۔ بہشتی مقبرہ کے ان کے کتبے پر بھی حضرت صاحب کے یہ الفاظ درج ہیں۔

2۔ ب۔ حضرت مولوی سعد الدین صاحب کے پوتے اور (ڈاکٹر ضیاء الدین کے بڑے فرزند) ڈاکٹر انوار الدین صاحب ایم بی بی ایس بھی واقف زندگی ہیں۔

2۔ ج۔ حضرت مولوی سعد الدین صاحب کے دوسرے پوتے (اور ڈاکٹر ضیاءالدین صاحب کے دوسرے بیٹے) ڈاکٹر جمال الدین صاحب ایم ڈی آجکل گوئٹے مالا میں خدمت دین پر مامور ہیں۔

2۔ د۔ حضرت مولوی سعدالدین صاحب کی بڑی بیٹی امتہ الحی صاحبہ چوہدری رشید الدین صاحب آف کھاریاں امیر ضلع گجرات کی اہلیہ ہیں۔ چوہدری صاحب نے چک سکندر کے سانحہ میں بھی شاندار خدمات سرانجام دی ہیں۔

2۔ ر۔ حضرت مولوی سعد الدین صاحب کی بیٹی شوکت بیگم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد کی اہلیہ ہیں مولانا انور صاحب کے والد چوہدری محمد دین صاحب بڑے دعاگو بزرگ تھے۔ ان کے ایک ہی بیٹے یعنی انور صاحب ان کی دعاؤں کا ثمرہ ہیں۔

2۔ ز۔ حضرت مولوی سعد الدین صاحب کی بیٹی نصرت جہاں بیگم صاحبہ چوہدری ظفر احمد صاحب (ہالینڈ) (ابن مولوی عبدالرحمان صاحب) کی اہلیہ ہیں۔ چوہدری ظفر احمد صاحب کی 1994ء میں وفات ہوئی۔

3۔الف۔ میاں محمد ابراہیم صاحب (اور غلام فاطمہ صاحبہ) کی اولاد میں سے بڑے بیٹے چوہدری محمد اسماعیل خالد صاحب واقف زندگی نے لمبا عرصہ تک بلکہ ساری زندگی سندھ کی احمدیہ زمینوں پر بطور مینجر خدمات سرانجام دیں۔

3۔ب۔ خاکسار بشیر احمد کے بیٹے منیر احمد چوہدری صاحب واقف زندگی مربی سلسلہ 15 سال سے امریکہ اور کینیڈا میں خدمت کر رہے ہیں آجکل امریکہ کینیڈا کے احمدیہ ٹیلی ویژن کے انچارج ہیں میرے دوسرے بیٹے نصیر احمد تاجر ہیں انہیں کینیڈا (ٹورانٹو) کی بیت "بیت ---" کی تعمیر میں خدمت کرنے کی توفیق ملی۔ میری بڑی بیٹی آنسہ ممتاز صاحبہ کینیڈا کی لجنہ میں عرصہ سے مختلف عہدوں پر خدمت کر رہی ہیں۔ نیز ناصرہ بیٹی ایک جماعت کی صدر لجنہ ہے ناصرہ کے خاوند ڈاکٹر ساجد احمد صاحب نے سیرالیون میں خدمت سلسلہ کی۔

3۔ ج۔ میاں محمد ابراہیم کی بیٹی رابعہ بیگم صاحبہ (اہلیہ ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب) ہیں رابعہ بیگم صاحبہ کو افریقہ میں اپنے مخلص خاوند کے ساتھ خدمت سلسلہ کی بہت توفیق ملی۔ عزیزہ آمنہ بی بی صاحبہ کا بیٹا رشید احمد صاحب واقف زندگی مربی سلسلہ ہیں۔

3۔ د۔ میاں محمد ابراہیم صاحب کی دوسری بیگم (میری دوسری والدہ) نذیر بیگم صاحبہ سے بیٹے چوہدری میاں لئیق صاحب ایم اے ایل ایل بی حال آسٹریلیا ہیں اور مخلص خادم سلسلہ ہیں۔

4۔ ہاجرہ بیگم صاحبہ۔ حضرت حافظ مولوی فضل دین صاحب کی چھوٹی بیٹی تھیں ان کی شادی حضرت چوہدری فضل الٰہی صاحب کے ساتھ ہوئی۔ ساری زندگی کھاریاں کی لجنہ کی صدر رہیں تاریخ لجنہ میں ان کا ذکر خیر موجود ہے۔ ان کی اولاد میں چوہدری رشید الدین صاحب امیر ضلع گجرات ہیں دوسرے بیٹے چوہدری سعید الدین صاحب پہلے جرمنی کے ایک ریجن کے امیر تھے آجکل جرمنی کے سیکرٹری ضیافت ہیں۔ ان کی بیٹی ناصرہ بیگم صاحبہ کا ایک بیٹا محمود مربی سلسلہ ہے۔

طاہرہ بیگم مولانا محمد اشرف ناصر (وفات یافتہ) کی بیگم ہیں ان کا بیٹا انور احمد واقف زندگی مربی ہے۔

اخبار الفضل قادیان 29۔ نومبر 1931ء

ہماری تاریخ

الفضل 29۔ نومبر 1931ء میں مولانا مہر کا مکتوب جو انہوں نے 24۔ نومبر 1931ء کے انقلاب میں شائع کیا تھا درج کیا گیا ہے۔ لکھتے ہیں:۔

اس ہفتے بہت سی تقریبیں پیش آئیں۔ جن کا ذکر ضروری تھا۔ لیکن کس کس کو تفصیل سے لکھوں قومی نقطہ نگاہ سے آکسفورڈ کی ایک تقریب کا ذکر ضروری ہے۔ آکسفورڈ میں ایک انجمن ہے جس کا نام "ری لے سوسائٹی" ہے۔ اور جسے عام طور پر انگریزی نو آبادیوں یا باصطلاح مشکوک مستعمرات کے مسائل سے تعلق ہے۔ مسٹر ہوپ لینڈ جو آکسفورڈ یونیورسٹی میں تاریخ مستعمرات کے پروفیسر ہیں۔ اس کے پریذیڈنٹ ہیں۔

گول میز کانفرنس کی وجہ سے آج کل عام انگریز ہندوستان پر بھی بطور خاص متوجہ ہیں چنانچہ "ری لے سوسائٹی" نے پچھلے ہفتے گاندھی جی کو دعوت دی تھی کہ وہ ان کے روبرو ہندوستان کے مسائل کے متعلق تقریر کریں۔ گاندھی جی گئے۔ انہوں نے تقریر کی اور یہاں کے عام طریق کے مطابق تقریب کے بعد حاضرین نے ان سے متعدد سوالات کئے۔ بتایا جاتا ہے کہ اس تقریب کا عام رجحان مسلمانوں کے حق میں نہ تھا۔ اور سوالات کے دوران میں جب ایک صاحب نے سوال کیا کہ مسلمانوں کے ساتھ کیوں سمجھوتہ نہیں ہوتا۔ تو گاندھی جی نے جھٹ یہ جواب دے دیا کہ وہ مسلم لیگ کانفرنس کے مسلم مندوبین نامزدگانِ حکومت ہیں اور وہ حکومت کے ایماء پر چل رہے ہیں لہذا سمجھوتہ نہیں ہوتا۔

گاندھی جی کی تقریر کے بعد سوسائٹی کے بعض ممبروں نے یہ خیال ظاہر کیا کہ اب کسی (اور) کو تقریر کے لئے بلانا چاہئے تاکہ مسلمانوں کا زاویہ نگاہ بھی معلوم ہو سکے۔ اس خیال کو سوسائٹی کے عام ممبروں نے پسند کیا۔ اور چوہدری ظفر اللہ خان کو بلایا گیا۔

چوہدری صاحب کا بہت اچھا استقبال ہوا۔ صدر سوسائٹی نے لنچ میں متعدد ارباب علم و فضل کو بلایا۔ ان میں ڈاکٹر ایڈورڈ ٹامسن بھی شامل تھے۔ جنہوں نے پچھلے دنوں ٹائمز میں علامہ اقبال کے مسلم لیگ والے خطبہ صدارت پر اعتراض کیا تھا۔ اور اس کا جواب انہوں نے ٹائمز میں دیا تھا۔ شام کو ایک گھنٹہ تک چوہدری صاحب نے تقریر کی جس میں ہندوستان کے اندر مختلف اقوام کے کلچر' تمدن' طرز بود و ماند' طریق فکر و نظر مشغولیات و معروفیات زندگی بلکہ اسماء تک کے اختلافات کو انتہائی وضاحت کے ساتھ پیش کیا۔ اور اس طرح وہ تمام بنیادیں سامعین کے روبرو پیش کر دیں جن پر مسلمانوں کے مطالبات تحفظ مبنی ہیں۔"

مولانا مہر صاحب کا مکتوب کسی قدر طویل ہے ہم اسی پر اکتفاء کرتے ہیں۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمد یوسف بقاپوری

حضرت مرزا محمد شفیع صاحب

مکرم محمد یوسف بقاپوری صاحب لکھتے ہیں۔

مکرم و محترم نسیم سیفی صاحب
امید ہے آپ بخیریت ہوں گے۔
اپنے نانا جان حضرت مرزا محمد شفیع صاحب کے متعلق مضمون ارسال ہے۔ جن کو انتقال کئے پچاس برس ہو چکے ہیں۔ نانا جان کے متعلق ہمیں ذاتی طور پر کچھ زیادہ علم نہیں ہے۔ پچھلے دنوں تاریخ احمدیت جلد دہم پڑھنے کا اتفاق ہوا۔ تو اس میں مختصراً ذکر آیا۔ اسی کو بنیاد بنا کر یہ مضمون لکھا ہے۔
مجھے اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

میرے نانا جان حضرت مرزا محمد شفیع صاحب 1877ء میں دہلی میں پیدا ہوئے۔ پرائمری سٹینڈرڈ کا امتحان آپ نے جموں سے پاس کیا۔ اپنی تعلیم اپنے ماموں حکیم فدا محمد صاحب طبیب شاہی مہاراجہ جموں و کشمیر کے زیر تربیت جموں میں حاصل کی۔ اور اسی زمانہ میں حضرت مولوی نورالدین صاحب سے نیاز حاصل ہوئے۔ سلسلہ احمدیہ سے آپ کا تعارف حضرت حکیم انوار حسین صاحب آف بلب گڑھ کے والد ماجد کے ذریعہ ہوا۔ اور آپ نے حضرت بانی سلسلہ کی تصانیف لے کر مطالعہ کیں۔ اور 1901ء میں بیعت کر لی۔ آپ کا نام بیعت کنندگان کی فہرست میں اخبار الحکم 1901-6-10 کے صفحہ اول پر درج ہے۔ 1903ء میں پہلی بار قادیان تشریف لائے۔ اور حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی زیارت سے فیض یاب ہوئے۔ اور پھر بالالتزام ہر سالانہ جلسہ پر آتے رہے۔

میٹرک پاس کر کے محکمہ ڈاک میں ملازم ہو گئے۔ جہاں آپ نے تیس سال خدمات انجام دیں۔ اور پنشن پر ریٹائرڈ ہو گئے۔ دہلی دربار جو 1911ء میں منعقد ہوا تھا۔ آپ کی تعیناتی دہلی میں ایک سپیشل پوسٹ آفس میں بطور انچارج کے ہوئی۔ ان کی اعلیٰ خدمات کے عوض آپ کو چاندی کا تمغہ عنایت کیا گیا۔

حضرت مرزا محمد شفیع صاحب کو سلسلہ احمدیہ کے لٹریچر کا بہت شوق تھا۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تمام کتب اور آئمہ کی کتابیں آپ نے پڑھی ہوئی تھیں۔ آپ کا معمول تھا کہ جو کتاب نئی شائع ہوتی۔ فوراً خرید لیتے۔ اور جب تک اسے ختم نہ کر لیتے۔ آپ کو چین نہ آتا تھا۔ کتب کے علاوہ اس زمانہ میں شائع ہونے والے اخبارات اور رسائل کا بھی باقاعدگی سے مطالعہ کیا کرتے تھے۔ اپنی اولاد کو بھی ہمیشہ تاکید فرماتے تھے کہ سلسلہ کے لٹریچر کا مطالعہ کیا کرو۔ یہ تمہیں بہت فائدہ دے گا۔

حضرت بانی سلسلہ کے خاندان سے آپ کو غائت درجہ محبت و عقیدت تھی۔ اور ان کی خدمت کو اپنے لئے باعث فخر سمجھتے تھے۔ جب آپ دہلی میں مقیم تھے۔ تو خاندان کے اکثر افراد کی خدمت آپ ہی انجام دیتے تھے۔ پھر جب 1923ء میں قادیان تشریف لائے تو اپنی اس روایت کو پوری شان سے جاری رکھا۔ قادیان میں آپ نے یکم جنوری 1924ء سے اپریل 1932ء تک بحیثیت آڈیٹر کام کیا اور اس کے بعد وفات تک محاسب صدر انجمن احمدیہ کے عہدہ پر فائز رہے اور اس کام کو قابل رشک طریق پر نہایت عمدگی سے نبھایا۔

۱۹۴۰ء میں آپ پر نمونیا کا حملہ ہوا۔ پھر گردے کی تکلیف ہوئی۔ دو دفعہ موتیا بند کا آپریشن کرانا پڑا۔ ماہ جنوری 1944ء میں حبس البول کی تکلیف میں مبتلا ہو گئے۔ جس کے علاج کے لئے مورخہ 18/10/44 کو دہلی تشریف لے گئے اور ہسپتال میں داخل ہو گئے۔ ہسپتال میں داخل ہونے سے لے کر وفات تک قریباً 15-20 دفعہ اپنے فرزند مرزا منور احمد کو تاکید فرمائی کہ

"دیکھو مرنا جینا ہر ایک کے ساتھ ہے۔ اگر میں مر جاؤں۔ تو مجھے ہرگز یہاں امانتاً دفن نہ کرنا۔ بلکہ قادیان لے جانا۔ اور اگر خدانخواستہ لے جانے میں کوئی روک ہو۔ یا باوجود کوشش کے کوئی انتظام نہ ہو سکے تو پھر حضرت صاحب سے پوچھ کر امانتاً دفن کرنا۔ اور پھر لگے رہنا جب تک مجھے قادیان نہ پہنچا دینا"

آخر خدا کی مشیت پوری ہو کر رہی اور 45-1-17 کو آپ دہلی میں انتقال کر گئے۔ 19 جنوری کو آپ کی نعش قادیان پہنچائی گئی۔ اور حضرت امام جماعت الثانی نے ایک بڑے مجمع کے ساتھ مدرسہ احمدیہ کے صحن میں جنازہ پڑھایا اور کندھا دیا اور آپ قطعہ خاص بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کئے گئے۔

آپ کے تین لڑکے اور تین صاحبزادیاں تھیں بڑا لڑکا محمد احمد جوانی میں فوت ہو گیا۔ دوسرے صاحبزادے مرزا احمد شفیع جو تعلیم الاسلام ہائی سکول میں حساب کے استاد تھے۔ قادیان کی حفاظت میں 1947ء میں سکھوں کے حملہ کے وقت اللہ کو پیارے ہو گئے اور ساتھ آپ کی لاش کو بھی اٹھا کر لے گئے۔ آپ کا یادگاری کتبہ بہشتی مقبرہ قادیان میں ہے۔ تیسرے صاحبزادے مرزا منور احمد 1946ء میں بطور داعی الی اللہ امریکہ روانہ ہوئے اور 1948ء میں عین جوانی کی حالت میں وفات پائی۔ بڑی صاحبزادی امتہ اللطیف حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل کی۔ دوسری صاحبزادی مرزا عزیز احمد آف لاہور اور تیسری صاحبزادی یعنی میری والدہ محترمہ امتہ المجید محمد اسماعیل صاحب بقاپوری کی زوجیت میں آئیں۔ ہماری نانی اماں خورشید بیگم جن کی وفات 1951ء میں ہوئی اور جو بہشتی مقبرہ ربوہ میں مدفون ہیں انہوں نے اپنی زندگی کے آخری چھ سالوں میں اپنے خاوند۔ داماد۔ بیٹی اور دونوں بیٹوں کی وفات کا صدمہ برداشت کیا۔ اور نہایت اعلیٰ صبر کا نمونہ دکھایا۔

بقیہ صفحہ 3

مطبوعات کی صورت میں وہاں گئی ہے۔ اسے ملا کر سات ہزار کے قریب رقم کشمیر اور جموں پہنچ چکی ہے۔ تاروں۔ اشتہاروں۔ ٹریکٹوں۔ سفر خرچ۔ اور انگلستان کے پراپیگنڈا کا خرچ ملا کر آل انڈیا کشمیر کمیٹی کا خرچ بہت زیادہ ہو جاتا ہے۔ اور اس وقت اس کا فنڈ 4200 روپے کا مقروض ہے۔ لیکن اس وقت جبکہ کام کا یکدم زور آپڑا ہے۔ مزید قرض لینے کی بالکل گنجائش نہیں۔

بہی خواہانِ کشمیر سے اپیل پس ان حالات کو پبلک کے سامنے لا کر میں تمام بہی خواہان کشمیر سے اپیل کرتا ہوں۔ کہ اس وقت کی نزاکت کو سمجھ کر آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی امداد کی طرف متوجہ ہوں۔ چونکہ کشمیر میں خرچ کئی جگہ پر ہو رہا ہے۔ یعنی سری نگر میں جموں میں اور عنقریب میرپور میں بھی شروع ہو گا۔ اور پھر ہندوستان۔ انگلستان میں بھی۔ اس لئے سب روپیہ مرکزی فنڈ آل انڈیا کشمیر کمیٹی میں آنا چاہئے۔ اور اس کے حساب میں مسلم بینک آف انڈیا لمیٹڈ. لاہور میں جمع ہونا چاہئے۔ اگر دس پندرہ دن کے اندر دس پندرہ ہزار روپیہ جمع نہ ہو سکا تو کمیٹی کو افسوس کے ساتھ امداد کا کام بند کرنا پڑے گا۔ وکلاء اور دوسرے کارکن حسرت اور افسوس سے واپس آجائیں گے۔ اور دونوں کمیشن یقیناً مسلمانوں کے لئے بجائے مفید کے مضر ثابت ہوں گے۔ اب بھی روپیہ کے نہ ہونے کی وجہ سے سخت نقصان ہو رہا ہے لیکن اگر فوراً روپے کی آمد شروع نہ ہوئی۔ تو کام بالکل بند ہو جائے گا اور اس کی ذمہ داری مسلمانوں کے سر پر ہو گی۔

میں ہر بہی خواہ سے کہتا ہوں۔ کہ یہ حساب نہ لگائیں۔ کہ باقی شہروں کی رقم سے مل کر آپ کی رقم کافی ہو جائے گی۔ کیونکہ ممکن ہے۔ میری تحریک نے صرف آپ کے دل میں اور آپ کے شہر کے لوگوں میں ہی اثر کیا ہو۔ پس ہر شخص اس ہمت سے کام کرے کہ گویا سب کام اسی کے ذمہ ہے۔ آئندہ (اللہ تعالیٰ نے چاہا تو) سب آمد کی اطلاع بذریعہ اخبارات بھی شائع ہوتی رہے گی۔ تاکہ سب کو آمد کا اندازہ لگانے کا موقعہ ملتا رہے۔

آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی خدمات۔ گو مجھے افسوس ہے۔ کہ آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی خدمات کو باقاعدہ اخبارات میں شائع نہیں کیا جاتا رہا۔ لیکن ان بہت سے ریزولیوشنوں کو پڑھ کر جو متواتر سری نگر اور جموں کے پبلک اجلاسوں میں آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے شکریہ کے طور پر پاس ہوتے رہے ہیں۔ آپ لوگ سمجھ سکتے ہیں۔ کہ آل انڈیا کشمیر کمیٹی کا کام نہایت مفید اور ضروری ہے۔ اور اوپر کی تشریح سے اس کی ضرورت خود آپ پر بھی واضح ہو گئی ہو گی۔

مسلم نمائندگانِ کشمیر کی طرف سے اپیل میں یہ لکھ کر اس تحریک کو ختم کرتا ہوں۔ کہ ریاست کشمیر کے نمائندوں کی مجلس کے فنانشل سیکرٹری کی طرف سے بھی ایک اپیل آئی ہے۔ جس میں کشمیر کے مسلمانوں کی امداد کے لئے آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی مالی امداد کی اپیل کی گئی ہے۔ یہ اپیل الگ شائع کی جائے گی۔ سردست میں اس اعلان کی اشاعت سے اپنے فرض سے سبکدوش ہوتا ہوں۔ اب مسلمانوں کا کام ہے کہ اس کام کو ادھورا چھوڑ کر سب قربانیوں کو ضائع کر دیں۔ یا پورا کر کے اپنے بھائیوں کو آزاد اور اپنی عزت کو قائم کریں۔

خاکسار
میرزا محمود احمد
صدر آل انڈیا کشمیر کمیٹی
یکم دسمبر 1931ء

وقف جدید کی اہمیت

وقف جدید حضرت (امام جماعت احمدیہ الثانی) کی تحریکات میں سے سب سے آخری تحریک ہے لیکن چونکہ الٰہی منشاء کے مطابق جاری ہوئی تھی اس لئے اس سے متعلق آپ کو بہت ہی مبشر رؤیا بھی دکھائی گئیں اور جو ولولہ آپ کے دل میں پیدا کیا گیا اس کا یہ حال تھا کہ آپ نے ایک موقع پر فرمایا کہ میرے دل میں اتنا جوش ہے اس تحریک کے لئے کہ اگر جماعت میرا ساتھ نہ دے' جو ویسے ناممکن بات تھی۔ مگر احتمالاً ایک فرضی ذکر کے طور پر بعض دفعہ انسان یہ دلیل قائم کرتا ہے' تو اپنے قلبی جوش کے اظہار کے لئے آپ نے فرمایا کہ اگر جماعت ساتھ نہ دے' تو مجھے اپنے مکان بیچنے پڑیں' اپنے کپڑے بیچنے پڑیں تب بھی میں ضرور اس تحریک کو جاری کر کے رہوں گا اور یہ بیماری کے ایام کا آپ کا عزم ہے جب کہ بیماری کے ایام میں ارادے کمزور پڑ جایا کرتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ وقف جدید کو جو خدا تعالیٰ نے بعد میں برکتیں عطا فرمائیں وہ اس بات کی مظہر ہیں کہ حضرت (امام جماعت احمدیہ الثانی) کے دل میں یہ تحریک الٰہی تحریک ہی تھی اور جو ولولہ اللہ نے ڈالا تھا وہ الٰہی ولولہ ہی تھا جو ساری جماعت کے دلوں میں منتقل ہونا شروع ہوا یہاں تک کہ یہ تحریک اب خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت مستحکم ہو چکی ہے (حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

طالبان کا ربانی حکومت کو الٹی میٹم

طالبان نے افغانستان کے صدر برہان الدین ربانی کو الٹی میٹم دیا ہے کہ وہ بدھ 20۔ ستمبر سے پانچ دن کے اندر اندر ہتھیار ڈال دے ورنہ وہ کابل پر ایک بڑا حملہ کریں گے۔ طالبان کا یہ حملہ کئی دنوں سے متوقع تھا اور اب معلوم ہو رہا ہے کہ یہ سخت حملہ ربانی حکومت کو برداشت کرنا پڑے گا۔ طالبان اس حملہ سے کیا نتائج حاصل کر سکیں گے یہ بات تو وقت ہی بتائے گا لیکن موجودہ صورت حال یہ ہے کہ صدر برہان الدین ربانی کی حکومت سخت مشکل صورت حال سے دو چار ہے۔ ملک کے بڑے حصے سے ان کا کنٹرول ختم ہو چکا ہے اور ان کی حکومت کمزور ہو چکی ہے۔ جبکہ طالبان اس وقت اپنے عروج پر ہیں اور اگر وہ ربانی حکومت کو کسی ہولناک خطرے سے دو چار کردیں تو یہ بات حیران کن نہ ہوگی۔

ربانی حکومت اپنے بچاؤ کے لئے ہاتھ پاؤں مار رہی ہے اور اپنے ہمدردوں سے مدد طلب کر رہی ہے۔ مگر یہ مدد اس کے کس حد تک کام آ سکے گی اس بارے میں کوئی بات قطعیت سے نہیں کہی جاسکتی۔

○○○

صومالیہ میں خانہ جنگی کا خطرہ

صومالیہ پر ایک بار پھر خانہ جنگی کے سیاہ بادل منڈلا رہے ہیں۔ صومالیہ کے ایک جنگجو گروپ نے ایک قصبہ پر قبضہ کر لیا ہے اور دوسرے نے مکمل جنگ کی دھمکی دی ہے اور کہا ہے کہ اگر ان کے مخالف کی فوجیں اس مقبوضہ قصبے سے باہر نہ نکلیں تو پھر ایک وسیع جنگ ہوگی۔

بیدوانامی قصبے پر قبضے نے ملک میں ہلچل مچادی ہے۔ اگرچہ 1991ء میں سابق ڈکٹیٹر مسٹر سید بارے کی حکومت کے ختم ہو جانے کے بعد سے ہی ملک میں بدامنی کا بازار گرم ہے۔ لیکن ماضی قریب میں جو مصنوعی سا امن قائم ہوا تھا وہ کسی بھی وقت ٹوٹ سکتا ہے۔

جنگجو لیڈر مسٹر فرح آئیدید کے بڑے مخالف مسٹر علی مہدی محمد جو خود کو خود ساختہ عبوری صدر بھی کہتے ہیں اور جو دار الحکومت موگادیشو کے نصف شمالی حصے پر قبضہ کئے ہوئے ہیں' نے گذشتہ روز ایک مکمل جنگ کی دھمکی دی تھی۔ اور کہا تھا کہ اگر فرح آئیدید نے 24 گھنٹے کے اندر مقبوضہ قصبہ کو خالی نہ کیا تو اسے ایک بھرپور جنگ کے لئے تیار رہنا چاہے۔

اسرائیل فلسطین معاہدہ

بتایا گیا ہے کہ اسرائیل اور تنظیم آزادی فلسطین کے درمیان شراکت آب کا معاہدہ طے پا گیا ہے۔ اسی طرح مغربی کنارے پر حقوق خود ارادیت اور تسلط کا معاہدہ بھی۔ لیکن بعض باتیں ابھی تک فیصلہ طلب ہیں جن میں یروشلم کی حیثیت بھی باعث نزاع ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اس گفت و شنید کے نتیجہ میں انتخابات کا قوی امکان ہے۔

○○○

بنگلہ دیش / اپوزیشن

بنگلہ دیش کی حکومت نے حزب اختلاف کا کلیدی مطالبہ مسترد کر دیا ہے۔ جیسا کہ ہمارے قارئین جانتے ہیں۔ ایک لمبے عرصے سے حزب اختلاف سٹرائیکوں پر سٹرائیکیں کر رہی ہے۔ اور حکومت سے مطالبہ کر رہی ہے کہ وہ مستعفی ہو کر نگران حکومت کے ذریعہ دوبارہ انتخابات کرائے۔ گذشتہ دنوں تین روزہ سٹرائک کے آخری دن بہت زیادہ توڑ پھوڑ دیکھنے میں آئی۔ جہاں تک حکومت کا تعلق ہے اس کے لوکل وزیر اور بی این پی کے سیکرٹری جنرل نے گذشتہ روز کہا کہ ہم 17۔ ماہ کا تعطل گفت و شنید کے ذریعے دور کرنے کے لئے تیار ہیں لیکن یہ ممکن نہیں کہ باقاعدہ منتخب حکومت کو معزول کر کے نگران حکومت کے ذریعے انتخابات کروائے جائیں۔ البتہ گفت و شنید کے ذریعے حزب اختلاف کے دیگر مطالبات پر غور ہو سکتا ہے۔

○○○

انرجی سیکٹر میں سرمایہ کاری

صدر فاروق احمد خان لغاری نے کہا کہ انرجی سیکٹر میں دو ارب ڈالر لگانے جانے کا مطلب یہ ہے کہ جلد جلد سماجی اقتصادی ترقی ہو آپ اس چوتھے عالمی سیمینار کی افتتاحی تقریب میں خطاب کر رہے تھے جس کا مقصد یہ ہے کہ پاکستان کو ہر پہلو سے فروغ حاصل ہو۔ آئندہ پانچ سال میں تھرل پاور کو بھی بڑھاوا ملنا چاہے اور اس طرح بعض خامیاں جو اب تک چلی آرہی ہیں ان کا خاتمہ ہو جانا چاہئے۔

ناجائز اسلحہ پر موت کی سزا

کابینہ نے فیصلہ کیا ہے کہ 1965ء کے اسلحہ آرڈی ننس میں ترمیم کی جائے چنانچہ کہا گیا ہے کہ دہشت گردوں کی کارروائیوں کو روکنے کا یہی ذریعہ ہے کہ ناجائز اسلحہ رکھنے والوں کی سزاؤں میں اضافہ کیا جائے۔ حکومت نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ کلاشنکوف کلچر کو فوری طور پر ختم کرنا چاہئے۔ اخبارات کے نمائندوں سے بات کرتے ہوئے کیبنٹ کے فیصلہ کے متعلق بتایا گیا کہ 1965ء کے اسلحہ آرڈی ننس میں ترمیم کر دی گئی ہے اور اس طرح اس بات کا غالب امکان ہے کہ اسلحہ کا استعمال کم ہو کے لوگوں کو بہتر زندگی مل سکے۔ اب سزاؤں میں موت کی سزا بھی شامل کر دی گئی ہے۔ ہر وہ شخص جو ایسے اسلحوں کو جن پر پابندی لگائی جا رہی ہے ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جائے گا۔ اپنے پاس رکھے گا یا بیچے گا۔ یا بیچنے کے لئے اس کی نمائش کرے گا۔ اسے موت کی سزا دی جاسکتی ہے۔

○○○

تقدیر دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک کا نام معلق ہے اور دوسری کو مبرم کہتے ہیں۔ اگر کوئی تقدیر معلق ہو تو دعا اور صدقات اس کو ٹلا دیتی ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس تقدیر کو بدل دیتا ہے۔ اور مبرم ہونے کی صورت میں وہ صدقات اور دعا اس تقدم کے متعلق کچھ فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔ ہاں وہ عبث اور فضول بھی نہیں رہتی۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

A WARRING WORLD

My rights and wrongs are known to You
I try to feel but fail
My slips are all a climbing up
I climb and downward trail

I wish to do a thing or two
To boost my goodly name
But sad to say that all around
They play a dirty game

My hopes are all a pleasant scene
My fears are frightening force
Whate'er is there I hold it fast
I do not know the source

I love to tread the stony path
I hate the borrowed ease
A game of games is kicks and pricks
A comfort, boring tease

My Lord and God I praise and pray
You make me rough and hard
The world is all a warring world
My toughness is my guard

(WAVES AND THOUGHTS)

لڑتی جھگڑتی دنیا

اے خدا تو میری اچھائیوں اور برائیوں کو خوب جانتا ہے
میں محسوس کرنے کی کوشش کرتا ہوں
لیکن ناکام رہتا ہوں
میرا اوپر کی طرف چڑھنا نیچے گرنے کے مترادف ہے
میں اوپر کی طرف چڑھتا ہوں اور یوں لگتا ہے کہ نیچے کی طرف گھسٹتا آرہا ہوں
میں اپنے اچھے نام کو اور اچھا بنانے کے لئے چاہتا ہوں کہ کوئی ایک دو کام کروں
لیکن افسوس کی بات یہ ہے
کہ میرے اردگرد لوگ ایک گندی کھیل کھیل رہے ہیں
میری امیدیں ایک دلچسپ تناظر پیش کرتی ہیں
اور میرے خدشات ڈرانے والی ایک طاقت ہیں
جو کچھ بھی ہے اسے مضبوطی سے پکڑتا ہوں
اگرچہ میں نہیں جانتا کہ اس چیز کا ماخذ کیا ہے
میں پتھریلی زمین پر چلنے سے پیار کرتا ہوں
اور مستعار آسائش سے مجھے نفرت ہے
جب ہر طرف سے کچوکے ملتے ہیں
تو میں اسے ایک بہت اچھی کھیل سمجھتا ہوں
اور جب مجھے آرام ملتا ہے تو میں اسے تکلیف دہ سمجھتا ہوں
میرے آقا اور میرے خدا! میں حمد کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں
تو مجھے سخت جانی عطا کر
اور مجھ کو مضبوط بنا دے
دنیا ساری کی ساری ایک لڑنے جھگڑنے والی دنیا ہے
اور اس سے میری حفاظت میری سخت جانی ہی کر سکتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم حمید احمد صاحب آف ساہیوال کا میاں ٹرسٹ ہسپتال فیصل آباد میں بواسیر کا اپریشن ہوا ہے۔ بوجہ اپریشن صاحب فراش ہیں اور کافی کمزوری ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو کامل شفایابی عطا فرمائے۔

○ مکرمہ سیدہ امتہ السلام طاہرہ اہلیہ مکرم منصور احمد صاحب مبشر (دارالعلوم غربی) بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب جماعت سے کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ محترمہ ثوبیہ ہما ٹیچر گورنمنٹ نصرت جہاں گرلز سکول ربوہ بنت مکرم محبوب احمد بھٹی صاحب محافظ حضرت امام جماعت احمدیہ بعارضہ فالج و شوگر بیمار ہیں۔ فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم ملک نذیر احمد صاحب ولد غلام محمد صاحب (وفات یافتہ) پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ جاگے چیمہ تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ اچانک دل کا حملہ ہونے سے وفات پا گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ موصوف کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔

چمڑے کی مصنوعات سکھانے والے

ادارہ میں داخلے جاری ہیں

○ وزارت صنعت حکومت پاکستان کے زیر اہتمام لیدر پراڈکٹس ڈویلپمنٹ سنٹر اڈہ پسروریاں سیالکوٹ (فون نمبر 591404) میں چمڑے کی مصنوعات سکھانے کے مختلف کورسز کا اجراء کیا جارہا ہے جہاں انڈر میٹرک طلبہ بھی داخلہ لے سکتے ہیں۔ فارم داخلہ جمع کروانے کی آخری تاریخ 4۔ اکتوبر 1995ء ہے۔ انٹرویو 5۔ اکتوبر کو ہوگا اور کلاسز 8۔ اکتوبر 1995ء سے شروع ہوں گی۔

مزید تفصیلات کے لئے ملاحظہ ہو اخبار "جنگ" لاہور 14 ستمبر 1995ء ص 6

(مہتمم صنعت و تجارت خدام الاحمدیہ پاکستان)

ربوہ میں بجلی بند رہے گی

○ 95-9-24 تا 95-9-30

صبح 7-00 بجے تا 11-00 بجے تک

(سوائے جمعۃ المبارک)

(واپڈا)

یوم تحریک جدید

27۔ اکتوبر 1995ء

○ امراء و صدر صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے کہ سال رواں کا دوسرا یوم تحریک جدید مورخہ 27۔ اکتوبر 1995ء بروز جمعۃ المبارک منایا جائے اور جلسہ یوم تحریک جدید کی رپورٹ سے بھی دفتر کو مطلع فرمائیں۔

مربیان و معلمین سلسلہ سے یوم تحریک جدید کو کامیاب بنانے اور اس کی رپورٹ بھجوانے کے لئے تعاون کی درخواست ہے۔

وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ

گلشن احمد نرسری

○ احباب کرام کو جیسا کہ علم ہے سومنگ پول کے قریب آپ کی خدمت اور سہولت کے لئے گلشن احمد نرسری کا قیام ہے۔ جس میں مختلف قسم کے پھلدار، پھولدار، خوشبودار اور سایہ دار پودے اور درخت ارزاں قیمت پر دستیاب ہیں۔ ہر قسم کی بیل دروازوں اور چھتوں پر چڑھانے کے لئے سایہ دار پھلدار سفیدہ، سکھ چین، کنیر، ایپل ایپل، جامن، شہتوت، امرود، انار، آم وغیرہ میسر ہیں گلاب اور مختلف قسم کے موسمی پھولوں کی پنیری و پودے بھی حسب ذوق موجود ہیں۔ اب ربوہ کے مرکز میں محلہ دارالبرکات میں بھی اسی نرسری کے زیر نگرانی پودوں کے مہیا کرنے کا انتظام کیا گیا ہے۔

احباب کرام سے التماس ہے کہ وہ گلشن احمد نرسری اور اس کی شاخ سے حسب ضرورت پودے بارعایت حاصل کریں اور اس شجرکاری کے موسم میں اپنے گھر اور اپنے ماحول میں زیادہ سے زیادہ شجرکاری کرکے ربوہ کو سرسبز بنانے میں بھرپور حصہ لیں۔

(سیکرٹری تزئین ربوہ کمیٹی)

کمیٹی کفالت یکصد یتامی دارالضیافت

حضرت صاحب کے منصوبہ "کفالت یکصد یتامی" کے بارے میں ضروری اعلانات

1۔ امانت یکصد یتامی

جو دوست یتامی کی خبر گیری اور کفالت کے خواہشمند ہوں وہ ایک یتیم کی کفالت کے جملہ اخراجات ادا کرکے اس بابرکت تحریک میں شامل ہوسکتے ہیں۔ مستحق یتیم بچوں پر عمر اور تعلیم کی ضروریات کے لحاظ سے چار صد روپیہ سے ایک ہزار روپیہ تک ماہوار خرچ کا اندازہ ہے۔ آپ اپنی خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی باقاعدہ ماہوار مقرر کرنا چاہیں کمیٹی کو اس کی اطلاع کردیں۔ اس غرض کے لئے اپنی رقوم امانت "کفالت یکصد یتامی" خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام جماعت کی وساطت سے جمع کروانا شروع کردیں۔

نیز احباب کی آگاہی کے لئے یہ بھی اعلان کیا جاتا ہے کہ حضرت صاحب نے ایسے احباب کو بھی ادائیگی کی اجازت عطا فرمائی ہے جو گاہے گاہے کوئی رقم مقرر کئے بغیر کچھ نہ کچھ اس مد "کفالت یکصد یتامی" میں مقامی انتظام جماعت کے ذریعہ حسب منشاء جمع کرانا چاہتے ہیں۔

2۔ مستحق یتامی یا ان کے ورثاء توجہ فرماویں

حضرت صاحب کے ارشاد کے ماتحت امانت "کفالت یکصد یتامی" سے ایسے مستحق یتامی کو وظائف دینے کا انتظام ہے جو اپنی پرورش، تعلیم اور مستقبل کی اٹھان کے لئے سلسلہ کی طرف سے مدد لینے کے خواہاں ہوں۔ ایسے بچوں کی والدہ یا ورثاء یتامی کمیٹی کو اطلاع دیں تا ان کے لئے وظائف کا انتظام کیا جا سکے۔

امراء اضلاع و مربیان کرام کی خدمت بھی گذارش ہے کہ جماعت میں سے ایسے گھرانوں کی نشان دہی کرکے یتامی کمیٹی کا ہاتھ بٹائیں تا ان کی مدد کا مستقل انتظام کیا جا سکے۔

(سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامی دارالضیافت۔ ربوہ)

احمد برادرز
شہناز پلازہ
چاندنی چوک
راولپنڈی
فون: 451030 424994
• فرج • فریزر
• کوکنگ رینج
• گیزر
• واشنگ مشین
• ہیٹر کیلئے

وقف جدید کا عالمگیر نظام

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے وقف جدید کے نظام کو اب عالمی وسعت عطاء فرما دی ہے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے ساری دنیا کی جماعتیں قربانیوں کے اس نئے میدان میں جوش و جذبہ سے آگے بڑھ رہی ہیں۔ ان حالات میں جماعت ہائے پاکستان پر خصوصی ذمہ داری عائد ہو رہی ہے اور عالمی مسابقت الی الخیر کی اس زندگی بخش دوڑ میں ہمیں یہ ثابت کرنا ہے کہ دنیا کے 150 ممالک کی جماعتوں کے لئے جماعت پاکستان پہلے کی طرح اب بھی ایک مثال اور نمونہ کا مقام قائم رکھے ہوئے ہے اور اس حوالہ سے انصار اللہ پاکستان پر خاص ذمہ داریاں عائد ہو رہی ہے۔

اب جبکہ سال رواں کے آٹھ ماہ گزر چکے ہیں۔ زعماء کرام اس امر کو یقینی بنائیں کہ ان کی مجلس / جماعت کے تمام افراد۔ انصار، خدام، اطفال، لجنات و ناصرات۔ میں سے کوئی ایک بھی ایسا نہیں جو نیکیوں اور قربانیوں کی اس دوڑ میں شرکت سے محروم ہو۔ نیز یہ کہ تمام افراد جماعت اپنی حیثیت کے مطابق یعنی خدا تعالیٰ کی عطاء فرمودہ توفیق کے مطابق وقف جدید کے مالی جہاد میں حصہ لے رہے ہیں۔

زعماء کرام اس ضمن میں اپنی کارکردگی اور اس کے معین کوائف سے مرکز کو آگاہ فرماویں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ سب انصار کو ان الٰہی ذمہ داریوں کو مقبول صورت میں ادا کرنے کی توفیق عطاء کرے۔

(قائد وقف جدید۔ مجلس انصار اللہ پاکستان ربوہ)

بقیہ صفحہ 1

وقف جدید کی روح یہ ہے کہ وقف کی روح کے ساتھ بنی نوع انسان کی خدمت میں وسعت پیدا کی جائے۔ چنانچہ حضرت (امام جماعت احمدیہ الثانی) کا دراصل یہی منشا تھا۔ کیونکہ اس سے پہلے جماعتی نظام تو موجود تھا۔ تحریک جدید بھی قائم تھی اور وہ اپنے کاموں میں لگی ہوئی تھی جماعت کی ہر ایک تنظیم کا اپنا انتظام تھا اور وہ اپنے کام میں لگی ہوئی تھی۔ لیکن میں نے جہاں تک غور کیا اور میں سمجھتا ہوں۔ یہ میرا اپنا تجزیہ اور استدلال ہے کہ حضرت (امام جماعت احمدیہ الثانی) کے سامنے ایک طرف تو یہ بات تھی کہ تحریک جدید کا اپنا ایک طریق متعین ہوگیا ہے اور تحریک جدید کے کام کا تقاضا یہ ہے کہ بہت بڑے عالم ہوں (خدا کرے کہ ہمیں ایسے عالم ملیں اور ہمیشہ ملتے رہیں) کیونکہ انہیں باہر بھی جانا پڑتا ہے۔ جہاں انہیں بڑے بڑے پادریوں سے جو اپنے آپ کو دنیا کا معلم سمجھتے ہیں۔ خواہ وہ معلم ہوں یا نہ ہوں۔ بہرحال وہ اپنے آپ کو دنیا کا معلم سمجھتے ہیں ان کے ساتھ باتیں کرنی پڑتی ہیں۔ اس غرض کے لئے جامعہ احمدیہ قائم ہے۔

(از خطبہ 7۔ جنوری 1972ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 23- ستمبر-1995ء
درجہ حرارت کم از کم 26 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 38 درجے سنٹی گریڈ

○ امریکی سینٹ میں پاکستان کے حق میں سینیٹر ہینک براؤن کی ترمیم پاس ہو گئی ہے۔ امریکی سینٹ نے پاکستان کے حق میں فیصلہ دیتے ہوئے پریسلر ترمیم میں ترمیم کر دی ہے۔ اس سے امریکی سینٹ میں بھارتی لابی کو زبردست شکست کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ ایوان میں 6 گھنٹے تک بحث ہوئی۔ صدر کلنٹن کی انتظامیہ پہلے ہی پاکستان کے حق میں تھی۔ اس ترمیم سے پاکستان کو بحری نگرانی اور آبدوزوں کی نشاندھی کرنے والے طیارے، کوبرا ہیلی کاپٹر اور ایف سولہ طیاروں کے پرزہ جات ملیں گے جن کی قیمت پہلے ہی ادا کی جا چکی ہے۔ اور کئی فوائد حاصل ہوں گے۔ تاہم اس فیصلے سے ایف سولہ طیارے نہیں ملیں گے تاہم ان کی رقم واپس مل جائے گی۔ بی بی سی نے کہا ہے کہ براؤن ترمیم کے بارے میں اصولی فیصلے بے نظیر کے دورۂ امریکہ کے دوران کر لئے گئے تھے۔ سینٹ کی منظوری سے پریسلر فیل ہو گئے ہیں۔ تاہم بی بی سی نے بتایا ہے کہ سینیٹر پریسلر ہار کر بھی باز نہیں آئے۔ وہ براؤن ترمیم کو غیر موثر بنانے کے لئے ایک اور ترمیم پیش کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

○ سینیٹر براؤن نے کہا کہ یہ کہاں کا انصاف ہے کہ رقم رکھ لی جائے اور سامان نہ دیا جائے۔ اس ترمیم کا تعلق محض انصاف سے ہے اس ترمیم کا تعلق مفاہمت سے ہے۔ اس کے تحت طیارے کسی دوسرے ملک کو فروخت کر دیئے جائیں گے اور رقم واپس کر دی جائے گی۔

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے ایک بیان میں امریکہ کے صدر مسٹر کلنٹن کا شکریہ ادا کیا ہے اور کہا ہے کہ سینٹ نے پاکستان کے حق میں جو ترمیم پاس کی ہے اس سے پاکستان امریکہ تعلقات مزید مستحکم ہوں گے۔ سینیٹر براؤن نے نہایت مہارت سے ترمیم منظور کروائی ہے۔ یہ ہمارے اصولی موقف کی فتح ہے۔ ترمیم کی منظوری پاکستان کی امداد روکے جانے والے ہتھیاروں کی فراہمی کے علاوہ وسیع اہمیت کی حامل ہے۔ دونوں ملک تعلقات کی دوبارہ بحالی میں بڑی دلچسپی رکھتے ہیں۔

○ امریکی سینٹ نے براؤن ترمیم کے بعد بیرونی امداد کا ایک بل بھی منظور کر لیا ہے۔ اس بل کے حق میں 91 اور مخالفت میں صرف 9 ووٹ پڑے۔

○ مبصرین کا کہنا ہے کہ بے نظیر حکومت نے سفارتی سطح پر بڑی کامیابی حاصل کر لی ہے۔ وہ بجا طور پر اطمینان اور مسرت کا اظہار کر سکتی ہیں۔ اب فوجی تعاون کا دروازہ کھل جائے گا۔ اس کامیابی کو حاصل کرنے کے لئے پاکستان کی ماضی کی چار حکومتوں کو ناکامی ہوتی رہی ہے۔ یہ ایسی کامیابی ہے جس کی علامتی حیثیت فوائد سے زیادہ ہے۔

○ مسلم لیگ (ن) کے مسٹر اعجاز الحق نے کہا ہے کہ براؤن ترمیم کی منظوری پیپلز پارٹی کی نہیں بلکہ پاکستان کی فتح ہے۔

○ وزیر اطلاعات مسٹر خالد کھرل نے کہا ہے کہ براؤن ترمیم کی منظوری تاریخی پیش رفت ہے۔ بے نظیر کے دورہ کے عملی نتائج سامنے آنا شروع ہو گئے ہیں۔ اپوزیشن کے الزامات کی نفی ہو گئی ہے۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ پنجابی، پٹھان، سندھی اور بلوچی متحد ہو چکے ہیں۔ نوجوان ملک دشمن قوتوں کو اٹھا کر باہر پھینک دیں گے۔ مسلم لیگ (ن) کے یوتھ کنونشن پر آئے ہوئے وفود سے ملاقات کے دوران انہوں نے کہا کہ اس کنونشن میں میں نے نوجوانوں کی آنکھوں میں جو چمک دیکھی ہے اس سے مجھے امید کی نئی کرن ملی ہے۔ یہ جذبہ ملک دشمنوں کو لے ڈوبے گا۔ انہوں نے نوجوانوں کو انتخابات کی تیاری شروع کرنے کی ہدایت کی۔

○ مسلم لیگ یوتھ ونگ کے شرکاء کی ایک بس چیچہ وطنی کے قریب آئل ٹینکر سے ٹکرا گئی جس سے 12 مسلم لیگی کارکن جاں بحق ہو گئے۔ شرکاء واپس جا رہے تھے۔ 27۔ افراد شدید زخمی ہو گئے۔ تمام جاں بحق اور زخمیوں کا تعلق کہروڑ پکا سے ہے۔ لاشوں اور زخمیوں کو بس کے تباہ شدہ ڈھانچے کو کاٹ کر نکالا گیا۔

○ مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ مسلم لیگ کہروڑ پکا کے نوجوانوں کی قربانی ناقابل فراموش ہے۔ انہوں نے ورثاء سے اظہار ہمدردی کیا اور صبر جمیل کی دعا کی۔

○ شاہ کوٹ کے قریب بس کھڈ میں گر گئی۔ 25۔ افراد ہلاک اور 50 زخمی ہو گئے۔ بس ننکانہ سے شاہ کوٹ جا رہی تھی۔ زیادہ تر ہلاک ہونے والے وہ تھے جو بس کی چھت پر سوار تھے۔

○ پنجاب میں 13۔ رکنی کابینہ کی تشکیل پر اتفاق رائے ہو گیا ہے۔ ابتداء میں پیپلز پارٹی کے 10 اور جونیجو لیگ کے 3۔ وزیر لئے جائیں گے۔

○ مسٹر حامد ناصر چٹھہ نے کہا ہے کہ پیپلز پارٹی کو جلدی ہے تو وزیر بنا لے ہم بعد میں بنوالیں گے۔ وزیر اعلیٰ کے بااختیار ہونے کے بارے میں انہوں نے کہا کہ وزیر اعلیٰ 1993ء کے شرکت اقتدار کے فارمولے کے مطابق ہی بااختیار ہو گا۔

○ پنجاب کے وزیر اعلیٰ سردار محمد عارف نکئی نے پنجاب میں زرعی ٹیکس کے نفاذ کا مطالبہ مسترد کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ زمیندار پہلے ہی بالواسط ٹیکسوں کے بوجھ تلے دبے ہوئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ روز کی ہڑتالیں سود مند نہیں تاجر اپنے مطالبات کی منظور کے لئے افہام و تفہیم کی راہ اپنائیں۔ انہوں نے کہا کہ شاہراہ قائداعظم پر جلسے جلوسوں کی ممانعت کر دی جائے گی۔ انہوں نے کہا دو ہفتوں کے دوران وزارتوں کو تشکیل دے دیا جائے گا۔

○ مقبوضہ کشمیر میں مجاہدین آزادی کے ساتھ ایک جھڑپ میں ایک کرنل سمیت 25 بھارتی فوجی ہلاک ہو گئے۔ جبکہ پانچ مجاہدین نے جام شہادت نوش کیا۔ کنٹرول لائن پر بھارتیوں کی فائرنگ کے جواب میں پاکستانی فوج نے کارروائی کی۔ کھوئی رٹہ اور وادی نیلم کے کیرن اور ٹیٹوال سیکٹر میں بھارتی فوج کی فائرنگ سے 9۔ افراد زخمی ہو گئے۔

○ قومی اسمبلی کے سپیکر مسٹر یوسف رضا گیلانی نے کہا ہے کہ ایوان صدر صدارتی آرڈی ننسوں کا اجراء روکے۔ صدر کی جانب سے آرڈی ننس کا اجراء روکنا حکومت اور اپوزیشن دونوں کی ذمہ داری ہے۔ یہ اچھی روایت نہیں اس سے اسمبلی اپنی اہمیت کھو بیٹھتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ میرا کام بہت مشکل ہے۔ نہ حکومت خوش ہے اور نہ اپوزیشن۔ حکومت نے اراکین اسمبلی کی گرفتاری کی اجازت طلب کی تھی میں نے انکار کر دیا۔

○ جمعرات اور جمعہ کی شب پولیس کی بھاری نفری نے کراچی میں بعض علاقوں کا محاصرہ کر لیا۔ ان علاقوں میں ہوم اسٹیٹ ہال، قلعہ، چھونگی گئی، اور رومنوا روڈ کا وسیع علاقہ شامل ہے۔

ربوہ سے گذرنے والی

گاڑیوں کے اوقات

سرگودھا کی طرف جانے والی گاڑیاں

	آمد ربوہ
1- فیصل آباد-لالہ موسیٰ	6-25
2- کراچی- سرگودھا	11-15
3- کراچی-پشاور	19-08
4- لاہور- سرگودھا	19-42
5- لاہور-ماڑی انڈس	22-30

چک جھمرہ کی طرف جانے والی گاڑیاں

	آمد ربوہ
1- ماڑی انڈس-لاہور	1-04
2- سرگودھا-لاہور	5-56
3- پشاور-کراچی	9-08
4- سرگودھا-کراچی	18-33
5- لالہ موسیٰ-فیصل آباد	18-25

انٹرنیشنل معیار کے مطابق بغیر ٹانکے کے
زیورات خریدنے اور بنوانے کیلئے تشریف لائیں
شریف گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائیٹر: میاں حنیف احمد کامران
فون: دوکان: 649، گھر: 212300

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ہمارا شعار
خدمت ٥ دیانت
مکانات- پلاٹ- دوکانات و دیگر سکنی اور
زرعی اراضی کی خرید و فروخت کیلئے آپ کا
بہترین انتخاب
چوہدری اسٹیٹ ایجنسی
کمیٹی مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
فون، 212379، 558

حبوب مفید اطہرا 25/-، 75/-
اکسیر اولادِ نرینہ (انگور) 150/-
تریاقِ معدہ 15/-، 25/-
روشن کاجل 6/-
سرمہ جواہر 10/-
ناصر دواخانہ ربوہ
فون 21434-04524